احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

خطبہ نمبر 52

بدھ 29- دسمبر 1999ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
CPL 61

ایڈیٹر: عبدالسّمیع خان

PH: 0092 4524 213029

بدھ 29- دسمبر 1999ء - 20 رمضان 1420 ہجری - 29- فتح 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 296

حسنات دارین مانگو

حضور ﷺ ایک ایسے صحابی کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے جو سخت بیمار تھے اور کمزوری کی وجہ سے چوزے کی طرح معلوم ہوتے تھے۔ حضور نے ان سے پوچھا کیا تم اللہ سے صحت اور عافیت کی دعا نہیں مانگتے تھے۔ انہوں نے کہا یارسول اللہ میں تو یہ دعا کرتا تھا کہ اے اللہ تو نے جو سزا مجھے آخرت میں دینی ہے اسی دنیا میں دے دے۔ اگلے جہان میں نہ دینا۔ حضور نے فرمایا تم اس سزا کی استطاعت نہیں رکھتے تمہیں یہ دعا کرنی چاہئے۔(-) اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔
(ترمذی کتاب الدعوات باب عقدالتسبیح بالید)

ایک دوسری روایت میں ہے کہ صحابی نے یہ دعا مسلسل کی اور صحت یاب ہو گئے۔
(کامل ابن عدی جلد7 ص177 طبع ثالث 1984ء دار الفکر بیروت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رات کے آخری پہر تہجد اس لئے رکھی ہے کہ اس وقت انسان ریاکاری سے مکمل پاک ہوتا ہے

جو فراخی میں اللہ کو یاد رکھے گا اللہ اسے تنگدستی میں یاد رکھے گا

خدا ہر اس دل پر نازل ہوتا ہے جو خلوص سے اس کی جستجو کرتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ فرمودہ 24- دسمبر 1999ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن:24- دسمبر 1999ء- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے دعا کے بارے میں احادیث نبوی ﷺ کے حوالے سے اہم امور بیان فرمائے۔ حضور ایدہ اللہ کا خطبہ جمعہ ایم ٹی اے نے بیت الفضل سے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا۔ اس کے ساتھ دیگر کئی زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا۔

حضور ایدہ اللہ نے سورہ بقرہ کی آیت نمبر127 کی تلاوت فرمائی جس میں دعا کا ذکر ہے۔ حضور نے فرمایا یہ آیت دعا کرنے والے بندے پر ذمہ داریاں بھی عائد کرتی ہے۔ پہلی بات یہ ہے کہ بندہ کیا سوال کرتا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ میرے بارے میں پوچھتا ہے۔ میری تلاش کرتا ہے۔ مجھے تلاش کرتا ہے۔ اسے بتادو کہ میں تو پاس ہوں۔ حضور نے فرمایا انسان جتنا چاہے خود کو خدا کے قریب کرلے اور جتنا چاہے خود کو دور کرلے۔ اللہ فرماتا ہے کہ میں جواب دیتا ہوں۔ لیکن ایک شرط میری بھی ہے کہ میری باتوں کو قبول کریں۔ یہ نہیں کہ جب دل چاہا اللہ کو بلالیا۔ اور جب چاہا دل سے دور کردیا۔ یہ تو نوکروں سے بھی بدتر سلوک کرنے والی بات ہے کہ ضرورت پڑی تو آواز دے لی اور جب ضرورت نہ ہوئی تو فراموش کردیا۔ حضور نے فرمایا بسا اوقات لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے خدا کو بہت پکارا مگر جواب کوئی نہ آیا۔ انگریز شاعر شیلے بھی کہتا ہے کہ وہ جگہ جگہ خدا کو پکارتا رہا۔ لیکن کہیں آواز سنائی نہ دی۔ حضور نے فرمایا آواز آتی کیسے؟ خدا کی تلاش تو اپنی ضرورت کے لئے تھی۔ خدا کی تلاش خدا کے لئے تو نہ تھی۔

حضور ایدہ اللہ نے احادیث نبوی ﷺ پیش فرمائیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا دعا ہی عبادت ہے۔ مجھ سے مانگو میں قبول کروں گا۔ جو تکبر کی وجہ سے مجھ سے نہیں مانگتے میں انہیں جہنم میں داخل کروں گا۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ ہر رات جب تیسرا حصہ رہ جاتا ہے قریبی آسمان پر نزول کرکے کہتا ہے کہ کون ہے جو مانگے کہ میں اسے دوں۔ کون ہے جو بخشش طلب کرے کہ اسے بخش دوں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ اترنا' انسان کے دل پر اترنا ہے۔ ورنہ خدا تو ہر جگہ ہے۔ رات کا تیسرا حصہ اس لئے فرمایا کہ اس وقت کوئی آپ کو دیکھ نہیں رہا ہوتا۔ اس وقت انسان ریاکاری سے مکمل پاک ہو جاتا ہے۔ بعض لوگ تو گھر کے عزیزوں سے بھی چھپ کر تہجد پڑھتے ہیں۔ اسی لئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا پروردگار رات کے آخری حصے میں بندے کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ اگر تم سے بھی ہو سکے تو رات کو اٹھ جاؤ۔ اللہ کا ذکر کرنے کے لئے۔ ایک حدیث میں فرمایا بندہ میری طرف چل کے آتا ہے تو میں دوڑ کے آتا ہوں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا لوگ چونکہ فورا مادی تصور میں ڈوبتے ہیں اس لئے ایسی بات بیان کی جاتی ہے ورنہ اللہ نہ بھاگتا ہے نہ دوڑتا ہے یہ تو انسان کے خلوص پر منحصر ہے کہ وہ کس طرح اللہ کو بلالیتا ہے۔

ایک حدیث میں ہے جو مجھے فراخی میں یاد رکھے گا میں اسے تنگدستی میں یاد رکھوں گا۔ اور جو مجھے خوشحالی میں بھلادے گا میں اسے تنگدستی میں بھلادوں گا۔ ایک حدیث ہے کہ بندہ سب سے زیادہ اللہ کے اس وقت قریب ہوتا ہے جب بندہ سجدہ کی حالت میں ہو۔ اس لئے سجدے میں بہت دعا کرو۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا آنحضرت ﷺ کے طریق دعا میں کھڑے ہو کر اور سجدہ میں دعا کرنا' دونوں باتیں شامل تھیں۔ ایک حدیث میں فرمایا تم میں سے اسی کی دعا سنی جاتی ہے جو جلد بازی نہیں کرتا حضور نے اس بزرگ کی مثال یاد دلائی جو تیس سال تک دعا کرتے نہ تھکا تھا آخر اللہ نے اس کی تیس سال کی سب دعائیں سن لیں۔ حضور ایدہ اللہ نے حضرت زکریا کی دعاؤں کا ذکر فرمایا جنہوں نے عرض کی کہ میں بوڑھا ہو گیا۔ مگر دعاؤں کے مانگنے میں کبھی نامراد نہیں ہوا۔ ایک حدیث میں ہے جو اللہ سے نہیں مانگتا اس سے ناراض ہوتا ہے جو چاہتا ہے کہ اللہ اس کی دعاؤں کو قبول کرے وہ فراخی اور آرام میں دعائیں کرتا رہے۔ اللہ بڑا حیاوالا کریم اور سخی ہے جب بندہ دونوں ہاتھ بلند کرتا ہے تو وہ اسے خالی لوٹاتے ہوئے شرماتا ہے۔ بہترین ذکر لا الہ اللہ اور بہترین دعا الحمد للہ ہے۔ اور جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ہے۔ آنحضور ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے اے دلوں کو پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔

آخر میں حضور نے حضرت مسیح موعود کا ایک ارشاد بیان فرمایا جس میں دعا کی اہمیت اور فضیلت بیان کی گئی تھی۔

احباب جماعت کی خدمت میں ضروری گذارش

○ شعبہ امداد طلباء سے اس وقت ان ضرورت مند طلباء و طالبات جو پرائمری' سیکنڈری اور کالج Level پر تعلیم حاصل کر رہے ہیں کی فیسوں کتب وغیرہ کے سلسلہ میں ہر ممکنہ امداد بطور وظائف کی جاتی ہے۔

گذشتہ دو تین سالوں میں فیسوں اور کتب و نوٹ بکس کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ ہونے کی وجہ سے اس شعبہ پر غیر معمولی بوجھ ہے۔ چونکہ یہ شعبہ مشروط بآمد ہے اس لئے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس نیکی کے کام میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی کوشش کریں۔ نیز امراء صاحبان سے بھی درخواست ہے کہ وہ گاہے بہ گاہے احباب کی توجہ اس طرف مبذول کروائیں۔

یہ رقم بد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کرواسکتے ہیں۔ براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جاسکتی ہیں۔

(نگران امداد طلباء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

چندہ وقف جدید کے بارہ میں چند ضروری گذارشات

○ وقف جدید ایک بہت ہی بابرکت اور نتیجہ خیز تحریک ہے جس کی اہمیت کا اندازہ بانی وقف جدید حضرت مصلح موعود نوراللہ مرقدہ کے اس ارشاد سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے فرمایا:-

"پس میں احباب جماعت کو تاکید کرتا ہوں کہ وہ اس تحریک کی اہمیت کو سمجھیں اور اس کی طرف پوری توجہ دیں اور اس کو کامیاب بنانے میں پورا زور لگائیں اور کوشش کریں کہ کوئی فرد جماعت ایسا نہ رہے جو صاحب استطاعت ہوتے ہوئے اس چندے میں حصہ نہ لے"

(خطبہ جمعہ 5- جنوری 1958ء)

تحریک وقف جدید کا مالی سال خدا کے فضل سے 31- دسمبر 1999ء کو اختتام پزیر ہو رہا ہے

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

ایمان کے تقاضے پورے کرنے کے لئے احتساب ضروری ہے

احتساب کیلئے سارا قرآن کریم ہے ہی مگر ایک سورہ فاتحہ ہی کافی ہے

قرآن کے مطالب بھی سورہ فاتحہ پر غور کرنے اور اس کی محبت کے نتیجے میں عطا ہوتے ہیں

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز بتاریخ 24 جنوری 1997ء بمطابق 24 صلح 1376 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ انعام کی آیت 152 کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

گزشتہ خطبے پہ حضرت اقدس مسیح موعود (-) کے ایک اقتباس کے تعلق میں جس میں حضرت مسیح موعود نے آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث بیان فرمائی تھی میں نے یہ آیت پڑھی تھی اور اس کا تعلق جوڑ کر آپ سے یہ گزارش کی تھی کہ انشاء اللہ آئندہ خطبے کے موقع پر میں اس مضمون کو مزید کھولوں گا۔ دراصل اس آیت کا جو پہلا حصہ ہے وہ پیش نظر ہے جس میں یہ فرمایا گیا ہے (-) تو کہہ دے کہ آؤ میں تمہیں پڑھ کے سناتا ہوں کہ تمہارے رب نے کیا حرام کر دیا ہے (-) کہ اس کا شریک نہیں ٹھہرانا۔ ہرگز کسی قیمت پر، کسی قسم کا کوئی شریک خدا کا نہیں ٹھہراؤ گے (-) اور والدین پر احسان۔

اس سے پہلے اس آیت پر ایک خطبے کے دوران میں نے اس مضمون کو کھولا تھا کہ بظاہر تو یوں لگتا ہے جیسے احسان بھی حرام کر دیا گیا ہے اور نیا ایک فعل بیچ میں نہیں آیا اور یہ حکم دیا کہ تم احسان کرو۔ تو اس کے مختلف پہلو ہیں جن کے اوپر علماء بحث کر چکے ہیں۔ اکثر وہ اس حکم کو حذف مانتے ہیں اور کہتے ہیں مراد یہ ہے کہ شرک حرام اور والدین کی اطاعت اور ان کی فرمانبرداری، ان سے حسن سلوک، احسان یہاں مفعول بہ بن جائے گا۔ ان سے احسان کرنا فرض ہو گیا ہے۔ لیکن ایک اور پہلو سے اگر احسان کے لفظ کو وسیع معنوں میں دیکھا جائے تو اس کا اطلاق اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھی ہوتا ہے اور آنحضرت ﷺ نے ہمیں نمازوں میں احسان کرنے کی خصوصیت کے ساتھ تاکید فرمائی۔

پس والدین سے احسان اور معنوں میں ہو گا اور خدا تعالیٰ سے احسان اور معنوں میں اور دونوں کا اصل بنیادی تعلق احسان ہی سے ہے۔ یعنی ایک احسان کے بدلے احسان کی کوشش کرنا۔ تو اس طرح اگر اس آیت کو بعینہٖ ظاہری لفظوں میں دیکھا جائے تو یہ مطلب بنے گا۔ تم پر حرام کر دیا اللہ نے کہ خدا کا شریک ٹھہراؤ یا دنیاوی تعلقات میں والدین کا شریک ٹھہراؤ۔ کیوں کرو ایسا "احساناً" احسان کے پیش نظر۔ کیونکہ **اللہ کا بھی ایک ایسا احسان ہے تم پر جس میں کوئی کائنات میں اور شریک نہیں ہے بلکہ ساری کائنات اس کے احسان کا ایک مظہر ہے۔ تم پر احسان کیا تو کائنات وجود میں آئی تم پر احسان کرنا مقصود تھا تو کائنات کو پیدا کیا گیا۔** تو اتنے بڑے احسان کے بدلے اگر تم اس کے شریک ٹھہرانے لگو تو اس سے زیادہ بے حیائی اور ناشکری اور ممکن ہی نہیں ہے۔ اور تمہیں وجود کی خلعت بخشی ماں باپ نے۔ ماں باپ نہ ہوں تو تمہاری دنیا وجود میں نہ آئے۔ تو یہ دونوں اقدار مشترک ہیں، مشترکہ اقدار ہیں۔ خدا تعالیٰ کی تخلیق میں اور ماں باپ کے اپنے بچوں کو پیدا کرنے میں یہ دونوں قدر مشترک ہیں اور جو احسان فراموش ہیں وہ تو یہ بھی کہہ دیتے ہیں ہم نے کب خدا سے کہا تھا کہ ہمیں پیدا کرو اور ماں باپ کے متعلق بھی کہتے ہیں اپنی خاطر کیا ہے ہم پر مفت کا احسان، ہم نے کب کہا تھا پیدا کرو۔ اگر اپنی خاطر پیدا کیا تھا جو کچھ بھی کیا تو اس لوتھڑے کو سینے سے لگائے کیوں پھرے، کیوں اس کی تکلیفیں برداشت کیں، کیوں اس کو پال پوس کر پیار سے جو چیزیں اپنے اوپر خرچ کر سکتے تھے اپنی ذات کی قربانی کی ان پر خرچ کیں، بچپن سے کتنے نخرے برداشت کئے۔ یہ بات ثابت کرتی ہے کہ اپنی خاطر نہیں کیا، تمہاری خاطر ہی کیا ہے۔ اور احسان جو ہے وہ ان دونوں صورتوں میں بے مثل ہے کسی اور رشتے میں وہ احسان دکھائی نہیں دیتا جو خدا کے احسان سے مشابہ ہو جو ماں باپ اور بچے کے رشتے میں دکھائی دیتا ہے۔ پس یہ وہ مضمون ہے اگر آپ غور کریں اس پر تو بڑے عظیم مطالب اس سے نکلتے ہیں۔ بنیادی طور پر احسان فراموشی کو سب سے بڑا جرم قرار دیا گیا ہے۔ بنیادی طور پر احسان نافراموشی کی تاکید فرمائی گئی یا احسان فراموشی کو حرام کر دیا ایک ہی بات ہے۔ احسان فراموشی کو حرام کر دیا یہ بیان کرنا چاہتا ہوں میں۔ پس ان دونوں باتوں کا اس عبارت سے تعلق ہے جو میں نے پچھلی مرتبہ حضرت مسیح موعود (-) کے الفاظ میں آپ کو پیش کی تھی اور دراصل وہ ایک حدیث کے مضمون سے متعلق ہے۔

حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں "حدیث شریف میں آیا ہے کہ دو آدمی بڑے **بدقسمت ہیں ایک وہ جس نے رمضان پایا، پھر رمضان گزر گیا اور اس کے گناہ بخشے نہ گئے اور دوسرا وہ جس نے والدین کو پایا اور والدین گزر گئے اور اس کے گناہ بخشے نہ گئے۔**" تو ان دونوں میں قدر مشترک وہی ہے جو میں نے اس آیت کے حوالے سے بیان کی ہے کہ احسان کو پیش نظر رکھتے ہوئے انسان جو کچھ بھی اپنے محبت اور خلوص کا اظہار کرتا ہے اس کو احسان کے بدلے احسان کے مشابہ تو قرار دیا جا سکتا ہے مگر احسان کے بدلے وہ احسان چکایا نہیں جا سکتا۔ پس اس آیت کریمہ میں جس طرح میں ترجمہ کر رہا ہوں وہاں "احساناً" کا مطلب ہو گا اللہ اور ماں باپ کے احسان کو پیش نظر رکھتے ہوئے جو احسان تم پر ہے اس کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ کام کرو۔ تم پر حرام کر دیا گیا ہے کہ اس احسان کو بھلا دو۔

اور دوسرا معنیٰ یہ ہو گا کہ تم احسان کا بدلہ احسان سے دو۔ ماں باپ کے احسان کا بدلہ احسان سے دینا یہ مضمون تو کسی حد تک سمجھ میں آ جاتا ہے مگر اللہ کا بدلہ احسان سے کیسے دو یہ مضمون حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے ہمیں سمجھا دیا اور یوں سمجھایا کہ نماز میں اس طرح نمازیں ادا کرو، اس طرح حضور اختیار کرو خدا کے سامنے کہ گویا وہ تمہیں سامنے کھڑا ہوا دکھائی دے رہا ہے۔ اور اگر یہ نہیں کر سکتے تو اتنا ہی خیال رکھو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ یہ جو احسان ہے یہ کامل توحید کا مظہر ہے۔ جب دوسرے سب خدا مٹ جاتے ہیں، جب تمام تر توجہ خدا کی طرف ہو جاتی ہے اس وقت یہ احسان ہوتا ہے اس کے بغیر ہو نہیں سکتا۔ تو مضمون وہی توحید ہی کا مضمون ہے۔ نماز کے دوران سوائے خدا کے کوئی چیز سامنے نہ رہے۔ اور جب کوئی بڑا آدمی سامنے کھڑا ہو جس کے حضور آپ پیش ہو رہے ہوں تو اس وقت درحقیقت دوسرے سب خیال مٹ جایا کرتے ہیں صرف حضوری کا خیال ہے جو انسان پر قابض ہو جاتا ہے۔

پس شرک کے مضمون کی نفی اس احسان کے ذریعے فرمائی گئی جو حضور اکرم ﷺ نے نماز کے حوالے سے ہمارے سامنے کھولا۔ تو احسان کا مضمون ہے تو وہی لیکن مختلف

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مواقع کا مختلف صورتوں پہ چسپاں ہوگا اور موقع اور محل کے مطابق اس کے معنے کئے جائیں گے۔ پس یہ وہ دو باتیں ہیں جن کو پیش نظر رکھتے ہوئے اب آپ غور کریں اس حدیث پر کہ جس نے رمضان کا مہینہ پایا اور اس کے گناہ بخشے نہ گئے۔

اب یہاں جو گناہ بخشنے والا مضمون ہے اس کا تعلق ایک اور حدیث سے بھی ہے جس میں اس کی تشریح فرمائی گئی ہے کہ رمضان کا مہینہ جب گزرتا ہے تو کیا ہونا چاہئے۔ یہ چونکہ پہلی حدیث بھی رمضان کے مہینے سے تعلق رکھتی ہے یہ بھی رمضان کے مہینے سے خصوصیت سے تعلق رکھتی ہے۔ اور یہ بخاری "کتاب الصوم باب فضل من قام رمضان" سے لی گئی ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایمان کے تقاضے اور احتساب کے ساتھ رمضان کی راتوں میں اٹھ کر نماز پڑھتا ہے اس کے سارے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اب یہاں لفظ احتساب استعمال ہوا ہے۔ اصل الفاظ یہ ہیں "من قام رمضان ایماناً واحتساباً غفرلہ ماتقدم من ذنبہ" لفظ احتساب کا ترجمہ جہاں جہاں بھی میں نے دیکھا ہے ہر جگہ "ثواب کی نیت سے" کردیا گیا ہے "اجر کی نیت سے" کردیا گیا ہے جو اس موقع پر بالکل بے تعلق ترجمہ ہے۔

اجر کی نیت سے تو آدمی ہر چیز کرتا ہی ہے اس میں کیا خلوص پایا جاتا ہے۔ آپ تو جہاں تک ممکن ہو انگلی بھی نہ ہلائیں اگر اجر کا مقصد نہ ہو۔ اب جب کان پہ خارش کرنے کے لئے بھی انگلی ہلاتے ہیں تو اجر ہوتا ہے جس کے پیش نظر آپ یہ کام کرتے ہیں ورنہ بیٹھے بیٹھے کیا ضرورت ہے حرکت کرنے کی۔ تو اجر تو ایک عام چیز ہے۔ اجر کی خاطر اگر ایسا کرو گے تو پھر تمہیں بخشا جائے گا بالکل بے تعلق مضمون ہے۔ پس میں نے ڈکشنری کو غور سے دیکھا، مطالعہ کیا تو پتہ چلا کہ دھوکہ اس لئے لگا ہے کہ احتساب کے ساتھ اگر اجر کا لفظ آئے تو پھر ثواب کی خاطر مراد ہوتی ہے اور اگر بغیر کسی لفظ کے احتساب آئے تو وہاں حساب کرنا Accounting اور شمار کرنا اپنا، ایک ایک چیز کا جائزہ لینا یہ مراد ہوتی ہے۔

چنانچہ محتسب، شہر کے محتسب کا نام آپ نے سنا ہوا ہے شعروں میں بہت ذکر آتا ہے۔ جو شخص لوگوں کا حساب کرتا پھرے کہ کوئی کیا کر رہا ہے ایک انسان جو روزانہ اپنے کھاتے لے کر بیٹھتا ہے حساب کرتا ہے کہ کیا پایا اور کیا کھویا یہ سب 'لفظ احتساب کے تابع آتا ہے۔ پس جو چوٹی کی لغات ہیں وہ اس فرق کو نمایاں کرتی ہیں۔ کہتی ہیں "احتساباً" خالی، جب اکیلا آئے تو اس سے مراد اول طور پر حساب کرنا ہے کیونکہ لفظ احتساب، حساب ہی سے نکلا ہوا ہے۔ پس حساب کرو۔ احتساب کا مطلب ہے اپنے اوپر حساب کو چسپاں کر کے خود اپنا تنقیدی جائزہ لو۔ اب اتنا عظیم الشان مضمون ترجمہ کرنے والوں نے کس طرح نظر سے اوجھل کر دیا جب بار بار یہ کہا گیا کہ "ثواب کی خاطر" تو ثواب کی خاطر تو ہر چیز کرتے ہیں کون سی چیز ہے جو ثواب کے بغیر کرتے ہوں۔

تو مراد ہے احتساب کی خاطر، جب اپنے نفس کا احتساب کرو گے کہ تم کس حالت میں ہو، روزانہ کیا تمہارا مشغلہ ہے، کیا کیا کام جو برے کام تھے تم نے اب رمضان میں چھوڑنے شروع کردیئے ہیں۔ کیا کیا کام جو اچھے تھے ان کو پہلے سے زیادہ حسین کر کے تم نے ان پر عمل شروع کیا ہے اس کو احتساب کہتے ہیں۔ تو یہ مضمون بڑی خوبصورتی کے ساتھ، بلکہ ایک نئی شان کے ساتھ آنکھوں کے سامنے ابھرتا ہے جب ہم احتساب کا صحیح ترجمہ کریں۔ تو مراد یہ ہے کہ جو شخص "ایمان کے تقاضے پورا کرتا ہوا" لفظ بھی بات مبہم کرنے والا ہے، جو اللہ پر ایمان کی خاطر ایسا کرتا ہے۔ اب یہ جو پہلا لفظ ہے یہی آنکھیں کھولنے کے لئے بہت کافی ہے۔ بہت سے لوگ روزے رکھتے ہیں تو رسماً روزے رکھتے ہیں۔ بہت سے لوگ روزے رکھتے ہیں لیکن پورا خدا پر ایمان نہیں ہوتا۔ جب بھی رمضان ختم ہو تو واپس انہی پہلی منفی حالتوں کی طرف لوٹ جاتے ہیں اور خدا کے بغیر جو ان کی زندگی ہے وہ از سر نو پھر شروع ہو جاتی ہے۔ ادھر رمضان ختم ہوا ادھر پرانی زندگی لوٹ آئی۔

یہ جو بات ہے بہت گہری بات ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے الفاظ کو کبھی بھی ہلکی نظر سے نہ دیکھیں بہت ہی گہرے مضامین لئے ہوئے ہوتے ہیں۔ تو پہلی بات یہ ہے "ایماناً"

اب ماں باپ کا ذکر میں سردست چھوڑ رہا ہوں رمضان کی طرف آرہا ہوں یعنی پہلا جزو جو ہے جس میں اگر آپ کے گناہ بخشے نہ جائیں تو گویا عمر ضائع ہو گئی۔ رمضان ضائع ہو گیا یا عمر ضائع ہو گئی ایک ہی بات ہے۔ ماں باپ گزر جائیں اور گناہ بخشے نہ جائیں تو وقت ضائع ہو گیا یا عمر ضائع ہو گئی دونوں ایک ہی باتیں ہیں۔ ماں باپ کے تعلق میں کیا کیا کرنا چاہئے یہ ایک الگ تفصیلی مضمون ہے۔ چونکہ رمضان میں بات ہو رہی ہے۔ رمضان کے حوالے سے بات ہو رہی ہے اس لئے میں رمضان کے تعلق میں اس مضمون کو مزید کھولتا ہوں۔

"ایماناً" یعنی اللہ پر ایمان ہے اس لئے روزے رکھ رہا ہوں یہ ایک بہت ہی اہم مضمون ہے۔ سب سے پہلے اپنی نیتوں کو پرکھ کر دیکھیں اور غور کریں کہ واقعۃً اللہ پر ایمان کے نتیجے میں روزہ ہے تو ایمان کے تقاضے بھی پورے کرتے ہیں کہ نہیں۔ وہ ایمان جو فرضی ہو جس میں تقاضے پورے نہ کئے جائیں اس ایمان کا فائدہ کیا اور ایمان کے تقاضے پورے کرنے کے لئے احتساب ضروری ہے اسی لئے "ایماناً و احتساباً" کے دو لفظوں کو اکٹھا جوڑ دیا گیا ہے اور مضمون کو مکمل کیا گیا ہے اور یہی بات ہے جس کی طرف میں نے آپ کو پچھلی دفعہ بھی توجہ دلائی تھی مگر اب میں شرک کے حوالے سے اس مضمون کو آگے بڑھانا چاہتا ہوں۔

احتساب یہ کریں کہ کوئی بھی شرک کا پہلو آپ کی اس نیکی میں باقی نہ رہے اور شرک کے تو پہلو آئے دن داخل ہوتے ہی رہتے ہیں اور آدمی سوچتا بھی نہیں کہ چھوٹی سی بات ہے لیکن اس میں ایک شرک کا پہلو تھا۔ جو شخص اللہ کی خاطر روزے رکھتا ہے اور روزانہ یہ حساب کرتا ہے کہ میرا وزن کتنا کم ہوا ہے اور کچھ چربی گھٹی کہ نہیں گھٹی وہ روزے کے اندر اپنے وزن کے گرانے کی ملونی کو بھی داخل کر لیتا ہے اور بظاہر بطور گناہ اس کو احساس بھی نہیں ہوتا۔ اور اگر سرسری جائزہ لے تو گناہ ہے بھی نہیں ایک زائد فائدے کی طرف توجہ ہو جاتی ہے۔ مگر اگر رمضان خالصتہً نہیں تو بہت حد تک اس نیت سے منایا جائے کہ انسان اس موقع پر فائدہ اٹھائے جب سب فاقے کر رہے ہیں اس لئے فاقہ کرنا آسان ہو جائے گا اور ان فاقوں کے دوران اپنی Waist Line کم کی جائے اور وزن گرایا جائے تو کون کہہ سکتا ہے یہ گناہ ہے۔ گناہ تو نہیں ہے لیکن رمضان کو "ایماناً" نہیں کہہ سکتے۔ اس رمضان کا ایک جسمانی فائدے سے تعلق تو تھا لیکن آپ کے ایمانی فائدے سے کوئی تعلق نہیں تھا۔

پس رمضان کو "ایماناً" رکھنے میں ایک تجزیہ ہے کہ شرک کی نفی ہر پہلو سے کی جائے۔ جب آپ خدا کی خاطر کھاتے ہیں اور خدا کی خاطر کھانا چھوڑتے ہیں یہ "ایماناً" ہے تو جب آپ کھاتے ہیں تو کیا ہر لمحہ، ہر لقمے پر خدا کی طرف دھیان جاتا ہے، انسان کا دل جذبات تشکر سے ممنون ہو جاتا ہے۔ کہ کتنا بڑا احسان ہے کہ اس نے میری بھوک کو مٹایا، میری پیاس کو بجھایا اور یہ ساری نعمتیں جن کو آئے دن میں استعمال کیا کرتا تھا مگر بیدار مغزی کے ساتھ متوجہ نہیں ہوا کرتا تھا اب رمضان کی نعمت رمضان کی برکت نے مجھے متوجہ کر دیا، مجھے بیدار کر دیا کہ یہ جو میں آئے دن سمجھتا تھا کہ یہ روزمرہ میرا حق ہے اب پتہ چلا کہ حق وق کوئی بھی نہیں اللہ کی طرف سے عطا ہو تو حق ہے ورنہ کچھ بھی نہیں۔ اور یہ جو خیال ہے یہ جیسا کہ میں نے عرض کیا شرک ہر بدی کی نفی کرنے والی چیز ہے۔ اس کے ساتھ دوسرے خیالات بھی آجاتے ہیں اور آنے چاہئیں اور یہی احتساب ہے جس کا ایمان کے ساتھ ملا کر ذکر فرمایا گیا ہے۔

ایک تاجر کو اس وقت یہ سوچنا چاہئے کہ جن کھانوں کو میں جائز سمجھتا ہوں اور جائز تھے بھی ان کو جب خدا نے کہا رک جاؤ تو ان کے کھانے سے میں رک گیا۔ جس پانی کو میں اپنا زندگی کا بنیادی حق سمجھتا تھا جب خدا نے فرمایا اس کے پینے سے رک جاؤ میں رک گیا تو جو پانی میں نے پہلے پیئے وہ سب حلال ہو گئے، جو کھانے میں نے پہلے کھائے وہ سب جائز ہو گئے لیکن کیا جس کھانے سے میں روزے کی سحری کر رہا ہوں یا افطار کر رہا ہوں اس میں خدا کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رضا شامل ہے بھی کہ نہیں۔ یہ احتساب کا اگلا قدم ہے کوئی بددیانت تاجر طمانیت قلب کے ساتھ رمضان گزار ہی نہیں سکتا اگر روزانہ صبح و شام صرف سحری اور افطاری کے وقت ہی اپنا احتساب کر لے اور اس پہلو سے کرے جیسا میں بیان کر رہا ہوں۔

روزے "ایماناً" رکھے ہیں تو پھر ایمان کو جانچنا ہوگا۔ اللہ کی خاطر رکا ہوں تو اچھا اب تو رکا ہوں کل کیوں نہیں رکا تھا اور کل کیوں نہیں رکوں گا۔ میں انتظار کر رہا ہوں کہ رمضان گزرے تو ان پابندیوں کی معیبت سے نجات ملے اور پھر وہی تجارتیں شروع ہو جائیں جو پہلے ہوا کرتی تھیں بلکہ بعض لوگ تو اس کا بھی انتظار نہیں کرتے۔ روزہ ختم ہوا تو پھر دنیا کے کاروبار اور ان کے ساتھ جتنی بھی بددیانتیاں ملوث ہیں وہ ساری دوبارہ شروع ہو جاتی ہیں۔ تو ساری زندگی کے ساتھ یہ تعلق ہے۔ جس نے رمضان کو پایا اور "ایماناً" اور "احتساباً" رمضان کا حق ادا نہ کر سکا اس کی تو ساری عمر ضائع گئی۔ ماں باپ جس طرح آ کے نکل جاتے ہیں ہاتھ سے اس طرح ہر دفعہ رمضان ایک زندگی لے کر آتا ہے اور ہر دفعہ وہ زندگی واپس لے کے چلا جاتا ہے اگر آپ اس زندگی کے اوپر مضبوطی سے اپنا ہاتھ نہ ڈال دیں اس کو چمٹ نہ جائیں اور وہ اسی طریقے سے ممکن ہے۔

پس ایک رمضان اگر کامیابی سے گزر جائے تو آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ ایسا ہی ہے جیسے ساری زندگی اس کی کامیاب ہو گئی' سارا سال کامیاب ہو گیا۔ یہ الفاظ ہیں رمضان اچھا گزرا تو سارا سال اچھا گزر گیا۔ اس کا بھی اسی مضمون سے تعلق ہے کہ رمضان آپ کی زندگی سنوارنے کے لئے کئی قسم کی نعمتیں سجا کر لاتا ہے اور ان نعمتوں کی طرف تو آپ دیکھتے بھی نہیں مگر سحری اور افطاری کی نعمتیں صرف دکھائی دے رہی ہوتی ہیں۔ حالانکہ جو نعمتیں دوسری ہیں یہ تقویٰ کے خیالات کی نعمتیں ہیں۔ یہ احتساب کی نعمتیں ہیں اگر کسی کو نصیب ہو جائیں تو بلاشبہ اس کی ساری زندگی سنور سکتی ہے۔ تو اس پہلو سے آپ اپنے رمضان کا جائزہ لیں اور اپنے گردوپیش بھی نظر رکھتے ہوئے اپنے اہل و عیال کے رمضان کا بھی جائزہ لیتے رہیں۔ اپنے دوستوں' احباب کے رمضان کا بھی جائزہ لیتے رہیں اور منفی تنقید کی خاطر نہیں بلکہ مثبت رنگ میں' اچھے رنگ میں ان کو رمضان کے فوائد سمجھانے کی خاطر ان کے سامنے یہ باتیں پیش کیا کریں اور اپنے گھر میں ان باتوں پر غور کی عادت ڈالیں۔

بچے جو ہیں وہ بھی بعض دفعہ بڑا گہرا غور کرتے ہیں اور آپ سمجھتے ہیں کہ چھوٹے بچے ہیں ان کو کیا پتہ لگا لیکن فی الحقیقت وہ بہت گہرا غور کر رہے ہوتے ہیں۔ اور بعض دفعہ وہ جب بولتے ہیں تو آدمی حیران ہو جاتا ہے کہ یہ انہوں نے کیا بات کر دی ہے۔ پچھلے دنوں ایک درس کے دوران جب میں نے کہا یہ بڑے کبائر ہیں ان میں ایک یہ تھا کہ ماں باپ کی نافرمانی نہیں کرنی اور دو تین باتیں جو بیان کی تھیں ان میں ایک یہ تھی۔ ایک بچہ اپنی ماں کے سامنے بلبلا کے رویا ہے کہ میرا اللہ مجھے جہنم میں ڈال دے گا۔ یہ تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ آپ نے سنا نہیں درس حضور کا' چھوٹا سا بچہ بالکل' وہ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو نافرمانی کرتا ہے وہ بڑا گناہ کرتا ہے اس کو اللہ جہنم میں ڈال دیتا ہے تو اس بے چارے کو اپنی نافرمانیاں یاد آ گئیں چھوٹی سی معصوم عمر میں کبھی ایک بات نہیں مانی باپ کی کبھی دوسری' کبھی ماں کی کوئی بات نہیں سنی' اسی کو احتساب کہتے ہیں۔

تو احتساب تو ایک بچہ بھی کرتا ہے اور بچے کے احتساب میں زیادہ معصومیت ہوتی ہے۔ آپ بھی اس طرح احتساب کریں اس کے نتیجے میں لازم ہے کہ آنکھوں سے آنسو بھی بہیں گے اپنی ساری زندگی کے خلاء آپ کی آنکھوں کے سامنے گھوم جائیں گے بہت سی نیکیاں بجالاتے رہے مگر ایسے ہی جیسے صحرا میں بیج پھینک دیئے اور مڑ کے نہیں دیکھا کہ اگا بھی تھا کہ نہیں اور اگا تھا تو کیا بنا اس کا۔ تو انسان ساری زندگی اپنی نیکیاں اس طرح ضائع کرتا پھرے تو وہ خدا کو کیسے پائے گا جو روزے کی جزاء ہے۔ پس رمضان شریف میں خصوصیت کے ساتھ اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ تم احسان کا سلوک کرو ان معنوں میں کہ خدا کو سامنے رکھ لو اور یہ مضمون بھی آنحضرت ﷺ نے بیان فرمایا ہے۔

فرمایا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہر نیکی کی ایک جزاء میں نے بنا رکھی ہے اور روزے کی جزاء میں ہوں تو وہ جو احسان کا مضمون میں نے آپ کے سامنے کھولا ہے اسی کی تصدیق فرما رہے ہیں آنحضرت ﷺ صرف خدا سامنے رہ جائے اور کچھ نہ رہے اگر اس طرح رمضان گزارو اور بالآخر صرف وہی رہے اور کچھ نہ رہے تو تم سمجھو کہ تم کامیاب ہو گئے ہو تمہاری ساری زندگی کامیاب ہو گئی ہے۔ پھر جب خدا اپنے موحد بندے کو ملتا ہے تو پھر ساری کائنات اس بندے کو مل جاتی ہے کیونکہ خدا کا جو کچھ ہے وہ اس کا ہو جاتا ہے۔ پس احادیث میں کوئی مبالغے نہیں ہیں جو فرمایا جاتا ہے کہ تم یہ کرو تو تمہاری ساری زندگی سنور گئی۔ اس طرح سنورتی ہے مگر جو زندگی سنور جاتی ہے پھر وہ دوبارہ بدزیب ہونے کے لئے آمادہ ہی نہیں ہوتی یعنی اس زندگی میں صلاحیت ہی باقی نہیں رہتی کہ سنورنے کے بعد دوبارہ داغدار ہو' یہ مضمون بھی اس کے ساتھ وابستہ ہے۔

چنانچہ رمضان اچھا گزر گیا تو سال اچھا گزر جائے گا اس میں یہی اشارہ ہے دراصل کہ رمضان میں جو تم نے نیکیاں حاصل کی ہیں جن بدیوں سے نجات حاصل کی ہے وہ متقاضی ہیں' اگر وہ مخلصانہ تھیں' کہ تمہارا سارا سال ان باتوں میں بالکل اسی طرح صاف ستھرا رہے۔ لوگ یہ مضمون تو سوچتے نہیں' اجر کی طرف مائل رہتے ہیں اور ہر دفعہ احتساب کا معنیٰ بھی اجر اور دوسری باتوں میں بھی اجر کی طرف دماغ ایسا انکا رہتا ہے کہ وہ سمجھتے ہیں یہاں ایک مہینہ چند دن کی نیکیاں کر لو تو سارا سال اجر کھاتے رہو گے اور پھر جتنی بدیاں کرنی ہیں شوق سے کرو' رمضان کا اجر کافی ہو گا کہ تمہیں ان بدیوں کا نقصان نہ پہنچنے دے' مزے کرو پھر۔ یہ بے تعلق بات ہے اس کا آنحضرت ﷺ کی حکمت کاملہ سے کوئی بھی تعلق نہیں۔

آنحضور ﷺ تو اللہ کے نور سے دیکھنے والے وجود ہیں اور جو خدا کے نور سے دیکھتا ہے وہ حکمت سے عاری بات کیسے کر سکتا ہے۔ پس حضور اکرم ﷺ رمضان کے تعلق میں جب فرماتے ہیں کہ رمضان اچھا گزر گیا تو سال گزر گیا یہی مضمون جب لیلۃ القدر کے حوالے سے آپ کے سامنے آئے گا تو پتہ چلے گا کہ پھر ایک رمضان کی' ایک سال کی بات نہیں رہے گی وہ رات اچھی گزر گئی تو ساری زندگی اچھی گزر گئی۔ پس جہاں رمضان کا ایک مہینہ ایک سال پر اپنی نیکیوں اور خوبیوں کے لحاظ سے پھیل جاتا ہے وہاں لیلۃ القدر کی ایک رات ساری زندگی پر اپنے نور کے ساتھ پھیل جاتی ہے۔ وہ صبح طلوع ہوتی ہے جو پھر موت کے ساتھ ہی ختم ہوتی ہے بیچ میں کبھی کوئی اور رات نہیں آتی۔

یہ وہ مضامین ہیں جو رمضان کے تعلق میں آپ کو گہری نظر سے دیکھنے چاہئیں اور روزمرہ کی زندگی میں ان کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان سے استفادہ کرنا چاہئے۔ اور طریق کار کیا کیا ہیں احتساب کے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو ایمان کے تقاضے پورے کرتے ہوئے احتساب کی نیت سے رمضان کی راتوں میں اٹھ کر نمازیں پڑھتا ہے۔ پس راتوں کو اٹھنا عبادت کی خاطر اور عبادت اس لئے کرنا کہ اپنا احتساب کریں یہ وہ مضمون ہے جس کو حضور اکرم ﷺ نے کھولا ہے اور اس کے نتیجے میں استغفار' بخشش ہوتی ہے۔ یہ نہیں کہ اجر کی خاطر کرو تو بخشے جاؤ گے اس طرح رمضان گزارو تو پھر بخشش ہو گی۔

اور اس بخشش کا مرتبہ اور مقام کیا ہے اس کو بیان کرتے ہوئے نسائی کتاب میں حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ کی یہ روایت ہے کہ جو شخص رمضان کے مہینے میں حالت ایمان میں احتساب کرتے ہوئے روزے رکھتا ہے اور اخلاص کی خاطر' اخلاص کے ساتھ عبادت کرتا ہے وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جیسے اس روز تھا جب اس کی ماں نے اسے جنم دیا یعنی پیدائش کے وقت جس طرح وہ گناہ کے داغوں سے بالکل معصوم اور پاک ہوتا ہے گویا ایک نئی روحانی پیدائش اس کو نصیب ہوتی ہے جس میں کوئی بھی پرانا داغ باقی نہیں رہتا۔ تو ہر سال پیدا ہو کر پھر کیا ہر سال مرنا ہی آپ نے اپنا مقدر بنانا ہے۔ ایک دفعہ پیدا ہو گئے یعنی روحانی دنیا میں تو اس معصومیت کو برقرار رکھنا ایک بڑا اہم تقاضا ہے اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

راتوں کو اٹھ کے جو احتساب کیا جاتا ہے وہ اس پہلو سے احتساب کیا جاتا ہے۔ اس کے طریق کار میں غالباً پہلے بعض خطبات میں بیان کر چکا ہوں لیکن آج خصوصیت کے ساتھ آپ کے سامنے رات کی نمازوں کا طریق بیان کرتا ہوں کیسے پڑھی جانی چاہئیں۔

احتساب کے لئے تو باقی سارا قرآن کریم ہے ہی مگر ایک سورہ فاتحہ ہی کافی ہے۔ سارے قرآن کریم کے مضامین کی کنجیاں سورہ فاتحہ میں ہیں اسی لئے اس کا نام فاتحہ بھی ہے یعنی کھولنے والی۔ وہ کتاب جس کے اندر ہر نیکی کی کنجی' ہر معرفت کی کنجی ہے اور سارے قرآن کی کنجی اس میں ہے۔ **پس اس پہلو سے اگر آپ سورہ فاتحہ ہی کو اس رمضان میں اپنا مطمح نظر بنالیں اور سورہ فاتحہ پر غور کرتے کرتے اپنی راتیں گزاریں تو بہت ہی کامل عبادت ہے اور کوئی پہلو بھی آپ کی ضرورت کا باقی نہیں رہے گا جو سورہ فاتحہ کے حوالے سے پورا نہ ہو جائے۔** ناممکن ہے کہ اس سے آپ کو رمضان کے اعلیٰ مقاصد حاصل نہ ہوں۔ اور اس طرح غور کرتے ہوئے اگر آپ رمضان گزاریں گے تو واقعتہً وہ عید جو بعد میں آنے والی ہے وہ آپ کی پیدائش کی عید بن جائے گی۔ ایک نئی روحانی پیدائش ہوئی ہے جس طرح اس پر خوشیاں منائی جاتی ہیں گویا عید ہر اس مومن کی پیدائش کی عید بن جاتی ہے جو رمضان مبارک میں روحانی طور پر دوبارہ پیدا ہوتا ہے۔

سورہ فاتحہ میں سب سے پہلے تو خدا تعالیٰ کی صفات ہیں اور اکثر انسان چونکہ روز پڑھتے ہیں اس لئے روز ایک غفلت کی نظر کے ساتھ گزرنا شروع کر دیتے ہیں وہ سمجھتے ہیں یہ چار صفات تو ہم نے پڑھی ہوئی ہیں بار بار پڑھتے ہیں کیا ضرورت ہے ٹھہرنے کی۔ "الحمد للہ رب العالمین۔ الرحمٰن الرحیم۔ مالک یوم الدین۔" اگر ٹھہرتے ہیں تو "ایاک نعبد" کے بعد "ایاک نستعین" پہ ٹھہرتے ہیں بس۔ کہ تجھ سے ہی مدد مانگیں گے اور مدد مانگ کے پھر آگے۔ "صراط الذین انعمت علیھم" پر بھی غور کی ضرورت نہیں کہ جس رستے کے لئے مدد مانگی ہے اس کے تقاضے کیا ہیں۔ تو درحقیقت سارا قرآن رمضان کی خاطر اترا ہے اور سارے قرآن کے مضامین رمضان پر اطلاق پاتے ہیں اور سورہ فاتحہ سارا قرآن ہے۔ یہ وہ مضمون ہے جو میں آپ کے سامنے کھول کے آپ کو اس سے استفادے کی نصیحت کرتا ہوں اور طریق سکھاتا ہوں۔

سورہ فاتحہ آپ کی جان بن جائے' سورہ فاتحہ آپ کے ذہن پر چھا جائے' آپ کے اعمال میں جاری ہو جائے تو دنیا و مافیہا سب کچھ میسر آگیا اور قرآن کے مطالب بھی سورہ فاتحہ پر غور کرنے اور اس کی محبت کے نتیجے میں عطا ہوتے ہیں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ کبھی بھی کسی کو قرآن کے مطالب نصیب نہیں ہو سکتے جسے سورہ فاتحہ سے محبت نہ ہو اور جو سورہ فاتحہ کو غور کرتے ہوئے نہ پڑھے اور یہ بھی ایک چابی ہے ایسا پاک ہونے کی جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ قرآن کا عرفان نصیب کرے۔ تو پہلے تو "الحمد للہ رب العالمین" کا مضمون ہے۔ روزے کے ساتھ تو ربوبیت کا خاص تعلق ہے۔ سب تعریف اس ذات کی ہے جو رب العالمین ہے۔ رب العالمین کے مضمون پر آپ جتنا غور کریں یہ ایسا مضمون ہے ہی نہیں جو ایک نماز یا ایک رات کی نمازوں یا ساری زندگی کی نمازوں میں بھی حل ہو سکے اور اپنے اختتام کو پہنچ سکے۔

ربوبیت کا مضمون ساری کائنات سے تعلق رکھتا ہے اور دعویٰ بھی یہ نہیں فرمایا کہ "الحمد للہ ربی" میں اللہ کی حمد کرتا ہوں جو میرا رب ہے۔ دعویٰ یہ فرمایا گیا "الحمد للہ رب العالمین" سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ تو پھر ہمیں اس سے کیا۔ سوال تو یہ پیدا ہوتا ہے سارا جہان تعریف کرے ہم کیوں تعریف کریں۔ لیکن جب اور غور کریں اس مضمون پر اور مزید غور کریں تو آپ یہ دیکھ کر حیران ہوں گے کہ سارے عالمین آپ کی خاطر پیدا کئے گئے ہیں قرآن کریم اس بات کو خوب کھول رہا ہے۔ تو جس کو حمد سکھائی ہے اس کو یہ سمجھنا چاہئے کہ مجھے سارے جہان کے پالنے والے کی حمد کیوں سکھائی گئی۔ اس لئے سکھائی گئی کہ سارے جہانوں کا رب' اس لئے سارے جہانوں کا رب ہے کہ ان جہانوں سے انسان پیدا ہونا تھا اور سارے جہانوں کی ربوبیت انسان کی طرف لے جانے کے لئے بے انتہا منازل ہیں جن کا گننا ممکن ہی نہیں ہے۔

آغاز آفرینش سے لے کر اس ارتقاء کے معراج تک جس پر آنحضرت ﷺ مبعوث ہوئے اور اس معراج کے وقت پیدا ہوئے کا لفظ تو معمولی لفظ ہے اس لئے میں اس سے اجتناب کر رہا ہوں۔ یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس ارتقاء کے معراج کے وقت جس پر آنحضرت ﷺ رونما ہوئے' آپ جلوہ گر ہوئے' آپ کے وجود کو ساری دنیا پر نور الٰہی کے طور پر روشن کر دیا گیا اس مقام تک اس سے پہلے پہلے تمام جہانوں کی جس حد تک بھی تربیت ہوئی ہے وہ ساری تربیت اسی منزل کی طرف تھی۔ اور آنحضرت ﷺ سے پہلے بشر پیدا ہو چکے تھے لیکن کسی بشر کو اپنی آخری منزل کی خبر نہیں تھی۔ کسی بشر کو یہ نہیں پتہ تھا کہ رب العالمین ہے کیا۔ کس شان کا وجود ہے کس طرح کے جہانوں کی ربوبیت کرتا ہے۔ جب یہ ربوبیت حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات پر منتج ہوئی ہے تب ہمیں پتہ چلا کہ ربوبیت ہوتی کیا ہے اور عالمین کا خدا رحمۃ للعالمین کی ربوبیت کی صورت میں جلوہ گر ہوتا ہے۔

پس "الحمد للہ رب العالمین" سب تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے سارے جہانوں کو پیدا کیا ان کی ربوبیت فرمائی اور ہمیں اس مقام پر کھڑا کیا اور ہمیں یہ عبادت کا طریق سکھایا کہ اب ساری کائنات کی نمائندگی میں اے محمدؐ رسول اللہ کے غلامو تم یہ اقرار کرو اور پورے عرفان کے ساتھ اقرار کرو کہ "الحمد للہ رب العالمین" رب العالمین کی طرف حمد کے سوا کچھ منسوب ہو ہی نہیں سکتا۔ اب اس ربوبیت پر آپ غور کریں تو دو حصے ربوبیت کے ہیں۔ ایک ہے مادی ربوبیت اور ایک ہے روحانی ربوبیت۔ اور مادی ربوبیت اور روحانی ربوبیت کو آپ ایک دوسرے سے بالکل منقطع کبھی بھی نہیں کر سکتے اور یہ بہت باریک مضامین' سورہ فاتحہ نے ان کی طرف توجہ دلائی۔ قرآن کریم ان مضامین پر سے مختلف جگہوں پر مزید پردے اٹھاتا چلا جاتا ہے۔ یعنی چابی تو سورہ فاتحہ کی ہے مگر جب تالے کھلتے ہیں تو نئے سے نئے جہاں دکھائی دینے لگتے ہیں۔

یہ خیال کہ روحانی ربوبیت کا آغاز انسان کی پیدائش سے شروع ہوتا ہے یہ غلط ہے۔ انسان کی پیدائش پر یہ ربوبیت ایک نیا رنگ اختیار کر لیتی ہے یہ درست ہے۔ لیکن بنیادی طور پر اس کا حمد باری تعالیٰ کے ساتھ ایک اٹوٹ رشتہ ہے۔ جب کوئی چیز پیدا ہو تو اس کو یہ تو پتہ ہونا چاہئے کہ کس نے مجھے پیدا کیا کیا خدا تعالیٰ شعور کی تخلیق سے پہلے پہلے ایک نامعلوم ہستی تھی یہ سوال ہے جو قرآن کریم نے اٹھایا ہے اور پھر جواب اس کا یہ دیتا ہے کہ جو چیز بھی کائنات میں پیدا کی گئی ہے شعور ہو یا نہ ہو' جان ہو یا نہ ہو ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح کر رہی ہے لیکن تم اس کو سمجھتے نہیں۔ اب یہ تسبیح کیسے کر رہی ہے اکثر علماء کا ذہن اس طرف منتقل ہوتا ہے کہ مراد ہے زبان حال سے تسبیح کر رہی ہے۔ یعنی اس پر غور کریں تو وہ ہر قسم کے عیوب سے پاک ہے لیکن یہ مضمون تو پھر جب انسان غور کرنے والا پیدا ہوگا تو تب شروع ہوگا۔

قرآن کریم نے جس عظمت کے ساتھ اس کا ذکر فرمایا ہے اس میں انسان کو اس کا محتاج نہیں رکھا بلکہ یہ اعلان فرمایا کہ تم نہیں سمجھتے ہم بتا رہے ہیں کہ تسبیح کر رہی ہے۔ تو پھر انسان کے سمجھنے سے اس کا کیا تعلق ہوا۔ انسان ہوتا یا نہ ہوتا یہ ساری کائنات تسبیح کر رہی تھی اور کر رہی ہے۔ یہ بات بتاتی ہے کہ آغاز آفرینش کے ساتھ ہی شعور کا بیج بویا گیا تھا اور آغاز میں یہ شعور کا بیج بہت ہی ہلکا تھا جیسا کہ ہر تخلیق کی صفت دبی دبی سی تھی اور پوری طرح ہر پہلو سے جلوہ گر نہیں ہوئی تھی۔ اب وہ Big Bang کا آپ تصور کر کے دیکھیں جب کہ یہ کائنات اچانک ایک دھماکے کے ساتھ وجود میں آتی ہے تو اس کے ابتدائی لمحوں کے باریک در باریک ثانیے کرتے چلے جائیں تو پھر جا کر Higher Mathematics کے ذریعے یہ مضمون سمجھ آئے گا کہ کتنی جلدی آغاز ہی میں آئندہ آنے والے سارے واقعات اس تخلیق پر مرتسم ہو گئے جو ایک دھماکے کے ساتھ پھٹ کر وجود میں آرہی تھی۔

تو اللہ تعالیٰ جزاء دے ان Mathematicians کو جن میں ہمارے پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام مرحوم بھی تھے جنہوں نے Higher Mathematics کے ذریعے یہ باتیں معلوم کیں اور ایک دفعہ مجھے یاد ہے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب سے اس گفتگو کے دوران جب میں نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ یہ جو پہلا دور ہے جس میں کائنات کی تشکیل کا مضمون بڑی تفصیل کے ساتھ ہر اس ذرے پر مرتسم ہوا ہے جو وجود میں آرہا ہے کہ اتنی تیزی سے ہوا ہے کہ ہم حساب کی زبان کے سوا سمجھا ہی نہیں سکتے۔ یعنی ایک سیکنڈ یا دو سیکنڈ کی بات نہیں ہے ایک سیکنڈ کے اتنے لاکھویں' کروڑویں حصے میں یہ بات شروع ہو گئی ہے اور تیزی سے پایہ تکمیل کو پہنچی ہے کہ اس کا حساب رکھنا ممکن نہیں۔ مگر قرآن کریم فرما رہا ہے کہ وجود کا ایک لمحہ بھی 'ایک ثانیے کا کروڑواں' اربواں حصہ بھی ایسا نہیں ہے جس میں وہ وجود حمد نہیں کر رہا تھا یعنی تسبیح نہیں کر رہا تھا اور وہ تسبیح کرنا اس کا کیسا برحق ثابت ہوا کہ ساری کائنات جب پیدا ہو گئی اور اپنی ان عظمتوں کو پہنچی جو ہم دیکھ رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ یہ چیلنج کرتا ہے کہ نظر دوڑا کے دیکھو تو سہی کہ کوئی رخنہ نظر آتا ہے۔ اے انسان غور کر۔ ہر طرف نظر دوڑا کوئی ادنیٰ سا بھی رخنہ اس تمام کائنات میں دکھائی دیتا ہے! فرمایا تیری نظر تھکی ہوئی لوٹ آئے گی اور کوئی رخنہ نہیں پائے گی۔ پھر نظر دوڑا شاید اس دفعہ کوئی کمزوری دکھائی دے دے مگر پھر تیری نظر ناکام' نامراد تجھ تک واپس آجائے گی اور ساری کائنات میں کوئی بھی رخنہ نہیں دیکھے گی۔ پس یہ ہے رب العالمین کا مضمون یعنی بے انتہا مضامین میں سے ایک یہ پہلو ہے جس پر آپ غور کریں تو آپ حیران ہوں گے۔ آپ یہ گواہی نہیں دے رہے کہ صرف ہم ہی ہیں جو تیری حمد کے گیت گاتے ہیں۔ آپ یہ گواہی دیتے ہیں۔ "الحمد للہ رب العالمین" ہمارے وجود سے پہلے ہی تیری حمد کا مضمون کامل تھا اور ہمیشہ سے کامل رہا ہے۔ ساری کائنات اپنی پیدائش اور ترقی کے ہر دور میں تیری ہی حمد کے گیت گاتی رہی ہے۔ اور جب ہم یہ غور کرتے ہیں کہ یہ سب کچھ تو نے ہماری خاطر کیا تھا تو انسان کا عجز دیکھو کس مرتبے' کس گہرائی تک جا پہنچے گا اس سے آگے پھر گہرائی کا تصور ہی باقی نہیں رہتا۔ گویا انسان مٹتے مٹتے خدا کی راہ میں بالکل مٹ جائے گا اور یہ بات کائنات کے تصور کے ساتھ ایسی وابستہ ہے کہ اس سے اس کو الگ کیا ہی نہیں جاسکتا۔

خدا کی عظمت کا تصور' کائنات کی عظمت کے تصور سے الگ کر کے انسان کے لئے فی الحقیقت ممکن ہی نہیں ہے۔ خدا کو آپ رب العالمین کہتے ہیں تو اس کا مطلب کیا ہے کتنا بڑا رب ہے۔ وہ عالمین کتنے بڑے ہیں۔ جب تک ان کا نہ پتہ چلے رب کی بڑائی کا کیسے پتہ چلے گا۔ پس عالمین پر غور کے جو مختلف ذرائع ہیں' طریق ہیں وہ میں آپ کو سمجھا رہا ہوں۔ ایک یہ معنیٰ ہے رب العالمین کا کہ اتنے بڑے جہان اس نے پیدا کئے ہیں کہ ان کی کنہ کی آج بھی ہمیں سمجھ نہیں آسکتی اور وہ آغاز ہی سے خدا کا ذکر کر رہے ہیں اور ان کے وجود کا لمحہ لمحہ ہر قسم کے نقص سے پاک ہے۔ اب اتنا بڑا دعویٰ اگر شعور کے ساتھ کیا جائے تو تب سبحان اللہ کہنے کا انسان مجاز بنتا ہے۔ پھر یقین کے مقام پر کھڑے ہو کر یہ کہہ سکتا ہے کہ اے خدا تیری کائنات پر نظر ممکن نہیں تو ہم تیری صفات کاملہ پر کیسے نظر ڈال سکتے ہیں۔ مگر یہ ضرور گواہی دیتے ہیں کہ جہاں تک ہماری نظر گئی ہے ہم نے اس کائنات کو نقص سے پاک دیکھا ہے' جہاں تک نگاہ دوڑائی بھی کوئی رخنہ نہ پایا۔ ہمیشہ نگاہیں نامراد ہو کر لوٹی ہیں اور تیری تسبیح کے گیت گاتی ہوئی واپس آئی ہیں۔

پس اب ہم اس مقام پر کھڑے ہیں کہ "الحمد للہ رب العالمین" کا اعلان کرتے ہیں مگر رب العالمین پھر ہر شخص کا الگ الگ ہوتا چلا جائے گا۔ یعنی آپ کو جتنا عالم کا علم ہے اتنا ہی وہ آپ کا رب بنے گا اور جتنی اس مضمون کو وسعت دیں گے اتنا ہی یہ رب العالمین وسیع تر ہوتا ہوا آپ کے اوپر جلوہ گر ہوگا۔ جب مادی کائنات میں یہ حال ہے تو روحانی صفات باری تعالیٰ اسی طرح عظیم بھی ہیں اور اسی طرح لامحدود بھی ہیں بلکہ ان سے زیادہ کیونکہ جس خدا نے یہ لامحدود کائنات پیدا کی' لامحدود ان معنوں میں کہ اس کی کنہ کو سمجھنے کی ہم میں طاقت ہی نہیں ہے۔ جتنی طاقت ہے جہاں تک پہنچتے ہیں آگے کچھ اور دکھائی دیتا ہے اور ہم تھک کے واپس آچکے ہوتے ہیں اور اس کی معرفت کو پا نہیں سکتے۔ یہ لامحدودیت ہے جو انسان کے نقطہ نظر سے ہے۔ جہاں تک چاہے چلا جائے جہاں تک چاہے غور کرتا چلا جائے وہ کسی غور کو اپنی ایسی انتہا تک نہیں پہنچا سکتا کہ آگے دیوار کھڑی ہو کہ اب میں آگے نہیں جاسکتا کھلے رستوں میں کھلی دیواریں ہیں یعنی کھلی دیواریں انسان کی بے اختیاری کی دیواریں ہیں۔ رستے کھلے ہیں آؤ اور میری جستجو کرو۔ آؤ اور تلاش کرو کہ کہاں مجھ میں کوئی رخنہ باقی ہے اور دوڑتے چلے جاؤ ساری زندگی کا سفر' ساری نسلوں کا سفر' کائنات کا سفر ہے جو تم پر منتج ہوا ہے یہ بھی تو غور کرو۔ جب کہا جاتا ہے ایک انسانی زندگی کا سفر تو مراد یہ نہیں ہے کہ چند سال کا۔ انسان تو کائنات کے سفر کے آخر پہ کھڑا ہے وہ آخری لوگ جو منزل کے قریب تر پہنچے ہیں جیسے دوڑ ہو رہی ہو میراتھن تو بے شمار لوگ بہت پیچھے رہ جاتے ہیں اور کچھ ہیں جو سب سے آگے ہوتے ہیں جو سب سے آگے ہیں انہوں نے وہ سارے رستے دیکھے ہوئے ہیں جو پچھلے لوگوں نے ابھی کچھ دیکھے ہیں اور کچھ دیکھنے ہیں تو الحمد للہ رب العالمین کا دعویٰ جو ہے وہ یہ منظر پیش کر رہا ہے۔

خدا تعالیٰ فرماتا ہے ساری کائنات تسبیح کرتے ہوئے ہی یہاں تک آئی ہے جہاں سے تم نے یہ ڈنڈا اپنے ہاتھ میں تھاما ہے یہ نشان اپنے ہاتھ میں تھاما ہے اور آگے بڑھ رہے ہو۔ پس تسبیح کا مضمون حمد میں جو داخل ہوا ہے یہاں تسبیح کی بجائے حمد کا لفظ استعمال ہوا ہے یہ وہ پہلو ہے جسے خصوصیت کے ساتھ اگر آپ سمجھ لیں تو دراصل تسبیح اور حمد میں فرق تو کوئی ایسا نہیں کہ جب تک تسبیح ختم نہ ہو حمد شروع نہیں ہوتی یہ دراصل مضمون ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ مگر اب چونکہ وقت ختم ہو رہا ہے اس لئے میں انشاء اللہ آئندہ خطبے میں اس مضمون کو آگے بڑھاؤں گا کہ خدا تعالیٰ نے جب یہ فرمایا "الحمد للہ رب العالمین" تو یہ ساری باتیں سوچنے کے بعد ایک یقینی نتیجہ تو انسان لازماً نکالے گا کہ میں اس ساری کائنات کا' اس بیس بلین سال کے سفر کا علمبردار ہوں اور اس کے نتائج کا علم بردار ہوں۔ یہ جھنڈا جو ربوبیت کی حمد کا میں نے ہاتھوں میں تھاما ہوا ہے یہ بے وجہ نہیں ہے اس کے پیچھے بیس بلین سال کی گواہیاں کھڑی ہیں اور آغاز سے لے کر اب تک وہ گواہی ہمیشہ ایک ہی آواز بلند کرتی رہی ہے کہ اللہ ہر برائی سے پاک ہے' ہر کمزوری سے پاک ہے۔ پس اس پہلو سے میں اب اس مقام پر پہنچا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے ساتھ اس کی رحمانیت کی جلوہ گری سے جس کا ذکر آگے آنے والا ہے میں اب حمد کے گیت گانے کا اہل بنا دیا گیا ہوں۔ اور حمد کا گیت کس نے سکھایا؟ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے "الحمد" کے لفظ کے اندر وہ بات پہلے ہی داخل فرما دی گئی تھی جس کی طرف توجہ نہیں گئی کسی کی یا بعض دفعہ نہیں جاتی کہ رب العالمین کا مضمون حمد کے ساتھ وابستہ ہے مگر حمد سیکھو گے کس سے؟ تم تو جاہل مطلق ہو' تمہیں وہ فضیلت بظاہر بخشی گئی ہے کہ تم سب کائنات کے سفر میں سب سے آگے کھڑے ہو لیکن جس نے اس مضمون کو سمجھا اور جس نے اس مضمون کو ہر پہلو کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضل کے تابع معراج تک پہنچایا وہ تو محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔

پس حمد میں جو "ح۔م۔د" کا مضمون ہے وہی مضمون ہے جو محمدؐ میں بھی ہے اور احمدؐ میں بھی ہے اور اس تعلق سے پھر جب سورہ فاتحہ پہ آپ غور کرتے ہیں تو تسبیح کا مضمون حمد میں داخل ہو جائے گا۔ اور حمد بھی وہ جس کے گیت حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے گائے۔ اور اب اس پر غور کرنے کے لئے آپ کو کتنے سال کی عبادت درکار ہے اس کا آپ اندازہ کر سکتے ہیں۔ اس لئے بہت ہی بچگانہ خیال ہے کہ نماز میں بار بار وہی بات دہرائی جا رہی ہے ہم کیوں نہ بور ہو جائیں۔ جنہوں نے بور ہونا ہے وہ اپنے اندھے ہونے کی وجہ سے بور ہوتے ہیں جن کو نظر آتا ہے ان کے سامنے سورہ فاتحہ کے مضامین لامتناہی ہوتے ہیں کبھی ختم ہو ہی نہیں سکتے۔

اس پہلو سے جب آپ رمضان گزاریں گے تو یہ زندگی کیا آپ آئندہ آنے والی جتنی بھی زندگیاں پا سکتے ہیں ان سب کے راز پا جائیں گے اور وہ ساری زندگیاں آپ کی حمد سے بھر جائیں گی تب موت اللہ کا فضل بن کے آئے گی تاکہ محنت کا دور جو لامتناہی ہونا چاہئے تھا اس کو کاٹ دے اور اجر کا دور شروع ہو جائے۔ مگر اجر کا دور اس لئے نہیں کہ آپ احتساب اجر کے معنوں میں کر رہے ہیں۔ اجر کا دور اس پہلو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے کہ آپ نے احتساب اپنے نفس کی کمزوریوں کی جانچ کرنے کی خاطر' ان کی جستجو کی خاطر کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ اس پہلو سے یہ رمضان ہمارے لئے مبارک فرمائے اور اس رمضان کی ہر عبادت کا سفر ہمیں پہلے سے بلند تر مقامات کی طرف ہدایت دیتا ہوا لے جائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 14 مارچ 1997ء)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم مولانا محمد دین صاحب مربی سلسلہ خرابی جگر کی وجہ سے پیٹ میں پانی پڑ جانے سے علیل ہیں گو طبیعت میں قدرے بہتری ہے مگر اچانک بعض دفعہ شدید کمزوری کی وجہ سے تکلیف بڑھ جاتی ہے احباب اس دیرینہ خادم سلسلہ کو خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔

○ مکرم نور محمد صاحب ڈرائیور B-5 غرباء کوارٹرز دارالیمن غربی ربوہ جگر کے کینسر کی وجہ سے بیمار ہیں پیٹ میں پانی جمع ہو جاتا ہے احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ معجزانہ شفاء عطا فرمائے۔

○ عزیز تاشف وقار وقف نو عمر دو سال گردن توڑ بخار کی وجہ سے بیمار ہے اور چلڈرن کمپلیکس لاہور میں زیر علاج ہے۔

○ مکرم رانا محمد قاسم صاحب کارکن جدید پریس ربوہ کے والد محترم رانا بنیامین صاحب ریٹائرڈ محرر بلدیہ ربوہ کی آنکھیں تقریباً 4' 5 سال سے خراب ہیں۔ نظر بہت کمزور ہے آنکھوں میں درد رہتا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

ماہر Psychiatrist امراض ذہن کی آمد

○ مکرم ڈاکٹر چوہدری اعجاز الرحمٰن صاحب Psychiatrist ماہر امراض ذہن مورخہ 2۔ جنوری 2000ء بروز اتوار فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ و علاج کریں گے۔ ضرورت مند مریض ہسپتال ہذا کے پرچی روم سے پرچی بنوا کر وقت حاصل کر لیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

گمشدہ بیگ

○ ایک عدد کاسنی رنگ کا بیگ جس میں صنعتی نمائش کی اشیاء تھیں کہیں گر گیا ہے۔ جن صاحب کو ملے دفتر صدر عمومی میں پہنچادیں۔

(صدر عمومی)

بقیہ صفحہ 1

اس اعتبار سے اب ہمارے پاس چندہ وقف جدید کی وصولی کے لئے صرف چند دن باقی ہیں۔ لہٰذا صدران کرام اور سیکریٹریان وقف جدید اور احباب جماعت کی خدمت میں درج ذیل چند ضروری گذارشات ہیں جن کے پیش نظر احباب جماعت کو اس مالی جہاد میں خصوصی حصہ لینے کی خصوصی درخواست ہے۔

1۔ اس بات کی تسلی کر لی جائے کہ کوئی فرد اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے سے محروم نہ رہ جائے۔

2۔ ہر فرد سے اس کی استطاعت کے مطابق چندہ وصول کیا جائے۔

3۔ جن احباب کو اپنا وعدہ پورا کرنے کی توفیق مل چکی ہے ان سے اس مالی قربانی کے لئے مزید کچھ ادا کرنے کی درخواست کی جائے۔

4۔ ایسے احباب جنہوں نے ابھی تک چندہ وقف جدید ادا نہیں کیا ان سے بار بار رابطہ کر کے یاددہانی کروائی جائے۔ اور وصولی کی کوشش کی جائے۔

5۔ معاونین خصوصی (یعنی کم از کم ایک ہزار روپیہ ادا کرنے والے) کی تعداد میں ربوہ کی آبادی اور مالی استطاعت کے اعتبار سے ابھی بہت گنجائش ہے۔ لہٰذا صاحب استطاعت احباب کو اس مد میں شمولیت کے لئے درخواست کی جائے۔

6۔ ایسے احباب جو معاونین خصوصی صف دوم (جن کا وعدہ پانچ صد روپے سے لے کر 999 روپے تک ہے) میں شامل ہیں اور ان کا چندہ مبلغ سات صد روپے سے زائد ہے۔ ان کو تحریک کی جائے کہ وہ تھوڑی سی ہمت اور حوصلہ پیدا کر کے صف اول میں شامل ہونے کی کوشش فرمائیں۔

7۔ امداد مراکز کی مد میں وعدہ جات بہت کم ہیں اس طرف بھی احباب جماعت کو خصوصی توجہ دلائی جائے۔

8۔ ہر فرد سے ان کے وعدہ سے کچھ نہ کچھ ضرور زائد وصول کیا جائے خواہ ایک روپیہ ہی کیوں نہ ہو۔

9۔ سب سے اہم درخواست یہ ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں سلسلہ کی ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

10۔ آخری گذارش حضرت مصلح موعود نوراللہ مرقدہ کے درج ذیل ارشاد پر ختم کرتا ہوں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نوراللہ مرقدہ نے فرمایا:۔

"میں آپ لوگوں کو برابر تحریک کرتا رہا ہوں کہ وقف جدید کو مضبوط بنانا ضروری ہے' لیکن اب تو کام کی وسعت کی وجہ سے اس کی اہمیت اور بھی بڑھ گئی ہے۔ پس جہاں اللہ تعالیٰ نے آپ کو مالوں میں ترقی دی ہے وہاں آپ کو سلسلہ کی ترقی کے لئے بھی دل کھول کر چندہ دینا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو توفیق دے کہ آپ وقت کی آواز سنیں۔ خدا کرے کہ آپ آسمان کی آواز کو سنیں اور زمین کی آواز کو بھی سنیں تاکہ آپ کو سرفرازی حاصل ہو۔"

(الفضل 31۔ دسمبر 1959ء)

ناظم وقف جدید

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

روسی پارلیمنٹ میں پھوٹ

گروزنی میں روسی فوجیوں کی بڑی تعداد ہلاک ہونے کے بعد روسی پارلیمنٹ میں چیچنیا کے سوال پر پھوٹ پڑ گئی ہے۔ پارلیمنٹ کے بعض ارکان نے روسی فوج کی کارروائی روکنے کا مطالبہ کیا ہے۔ روسی فوج نے ٹینکوں اور بکتر بند گاڑیوں کے ساتھ گروزنی پر نیا حملہ کیا۔ لڑاکا طیاروں نے چیچنیا کے جنوب میں آتش بم برسائے۔ چیچنیا کے صدر اسلان مسخادوف نے کہا ہے کہ ہمارے حوصلے بلند ہیں۔

مغربی یورپ میں شدید طوفان نے تباہی مچادی

مغربی یورپ کے ممالک جرمنی' فرانس اور سوئٹزرلینڈ میں شدید طوفان سے 70- افراد ہلاک ہو گئے۔ 170 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے آنے والے طوفان سے درخت جڑوں سے اکھڑ کر دور جا گرے سینکڑوں عمارتیں تباہ ہو گئیں۔ سب سے زیادہ نقصان پیرس میں ہوا۔ جرمنی میں 12- افراد مارے گئے۔ تینوں ملکوں میں فرانس زیادہ متاثر ہوا ہے۔

سابق بھارتی صدر انتقال کر گئے

سابق بھارتی صدر شنکر دیال شرما گذشتہ روز انتقال کر گئے۔ ان کی آخری رسومات کی ادائیگی کیلئے بدھ کا دن مقرر کیا گیا۔

اسرائیلی وزیراعظم کی حکومت خطرے میں

اسرائیل کے وزیراعظم ایہود بارک کی مخلوط حکومت خطرے میں پڑ گئی ہے۔ مخلوط حکومت میں شامل دوسری بڑی پارٹی "شاذ" نے حکومت سے علیحدگی کی دھمکی دی ہے اور اس سلسلے میں اصلاح احوال کے لئے وزیراعظم کو 24 گھنٹے کی مہلت دی ہے۔ شاذ کے اس فیصلے کی وجہ یہ ہے کہ اس مذہبی پارٹی کے تعلیمی اور رفاہی اداروں کو درپیش مالی مسائل حل کرنے کے لئے حکومت نے کوئی قدم نہیں اٹھایا۔

کلوننگ کے تجربات ناکام

کلوننگ کے تجربات ناکام ہو رہے ہیں ایڈن برگ کے روزلن انسٹی ٹیوٹ میں چار بھیڑیں کلوننگ کے ذریعے پیدا کی گئیں۔ عمر بڑھنے کے ساتھ چاروں میں واضح فرق سامنے آ گئے۔ سائنس دانوں نے کہا ہے کہ یہ بات اب ناممکن ہو گئی ہے کہ انسانوں کی بھی کلوننگ کی جا سکے۔ اس طرح سے انسانوں کی کلوننگ کا خطرہ ٹل گیا ہے۔

تامل باغیوں کا حملہ 20 فوجی ہلاک

سری لنکا میں تامل باغیوں نے ایک فوجی کیمپ پر حملہ کیا اور 20 فوجیوں سمیت 38- افراد کو ہلاک کر دیا۔ ایلیفنٹ پاس کے علاقے میں تامل ٹائیگرز نے فوجی چوکی پر دھاوا بول دیا۔

ائیر ٹکٹ و سفری انتظامات کیلئے آپ کی اپنی ٹریول ایجنسی
سلک ویز ٹریول اینڈ ٹورز
گوندل پلازہ بلیو ایریا اسلام آباد فون 270987 فیکس 277738

QUALITY SCREEN PRINTING
Nameplates, Stickers, Monograms, Computer Signs, 3D Hologram Stickers, Hard & Flexible Crystal Labels, Giveaways etc.
MULTICOLOUR (PVT) LIMITED
129-C, Rehmanpura, Lahore, Pakistan. Ph: 7590106, Fax: (042) 7594111, Email: qaddan@brain.net.pk

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی - محمد اشرف بلال
زیر نگرانی - پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان
اوقات کار - صبح 9 بجے تا شام 4 بجے
وقفہ 12 بجے تا 1 بجے دوپہر - ناغہ بروز اتوار
86- علامہ اقبال روڈ - گڑھی شاہو - لاہور

احباب جماعت کیلئے سستا اور معیاری پیکیج
4000 روپے میں 8 فٹ ڈش کیساتھ مکمل برائے احمدیہ چینل حاصل کریں۔
پروپرائٹر: شوکت ریاض قریشی
نواز سیٹلائٹ
فیصل مارکیٹ 3 ہال روڈ لاہور 5400
فون آفس 042-7351722 رہائش 5865913

FOR STANDARDIZED AND QUALITY PRINTING
KHAN NAME PLATES
Name Plates, Stickers, Monograms, Shields & all type of required Screen Printing
Township. Lhr. Ph: 5150862, Fax: 5123862
email: knp_pk@yahoo.com

لاہور میں آپ کا اپنا پرنٹنگ پریس
کمپیوٹرائزڈ ڈیزائننگ سے پرنٹنگ جاب کے مکمل ہونے تک کی سہولت
سلور لنک پرنٹرز
اعلیٰ کوالٹی پرنٹرز
جدید مشینری سے آراستہ - وقت کی بچت کمپیوٹرائزڈ اردو' انگلش' عربی' فارسی کمپوزنگ کی سہولت
کتب' 4 کلر بروشرز' لیٹر پیڈ' وزیٹنگ کارڈز' بل بکس' انوائس فارم' میمورنڈم' شادی کارڈز' کیلنڈرز' ڈائریاں' آفس سٹیشنری وغیرہ کی پرنٹنگ مناسب ریٹ اور بہترین کوالٹی میں کروانے کیلئے تشریف لائیں۔ آپ کے صرف ایک فون پر ہمارا نمائندہ آپ کے پاس حاضر ہوگا۔
رابطہ ربوہ: انسٹیٹیوٹ آف کمپیوٹر اینڈ کامرس ریلوے روڈ فون: 343
ایڈریس: احسان منزل فرسٹ فلور نزد واپڈا سب ڈویژن آفس رائل پارک لاہور فون/فیکس: 92-42-6369887

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 28 دسمبر۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 8 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 15 درجے سنٹی گریڈ
بدھ 29۔دسمبر۔ غروب آفتاب۔ 5-15
جمعرات 30 دسمبر۔ طلوع فجر۔ 5-39
جمعرات 30۔دسمبر۔ طلوع آفتاب۔ 7-06

بھارتی طیارہ "را" نے اغوا کیا

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ بھارتی ائرلائن کا طیارہ بھارتی خفیہ ادارے "را" نے اغوا کیا ہے۔ اس کا ایک ایجنٹ اب بھی جہاز کے اندر موجود ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کو ملوث کرنا افسوسناک ہے۔ خود بھارت ملوث ہے۔ 1971ء میں بھی اس نے یہی چال چلی تھی۔ کشمیر کے بغیر مذاکرات نہیں ہوسکتے۔ دفتر خارجہ نے بتایا ہے کہ جہاز میں موجود "را" کے ایجنٹ کے متعلق مزید تفصیلات جلد سامنے آئیں گی۔

طیارے میں کوئی پاکستانی نہیں

بین الاقوامی رپورٹوں نے اس بھارتی پروپیگنڈے کا جھوٹ واضح کردیا ہے۔ کیونکہ بتایا گیا ہے کہ طیارے میں کوئی پاکستانی نہیں۔ تمام مسافروں کی قومیت کے اعتبار سے الگ الگ تفصیل جاری کردی گئی ہے۔ اس میں پاکستان کی قومیت رکھنے والا کوئی شخص موجود نہیں۔

بھارتی وفد قندھار میں

عالمی دباؤ کے بعد بھارت نے بالآخر اپنا وفد قندھار بھیج دیا ہے جو ہائی جیکروں سے بات چیت کررہا ہے۔ وفد کے ساتھ ڈاکٹر نرسیں ادویہ اور طیارے کی مرمت کرنے والے ٹیکنیکل ماہرین بھی گئے ہیں۔

مشتعل ہجوم کا بھارتی وزیر اعظم کے گھر حملہ

اغوا شدہ طیارے کے مسافروں کے رشتہ داروں نے بھارتی حکومت کی ناکامی سے مشتعل ہو کر وزیر اعظم ہاؤس پر دھاوا بول دیا۔ انہوں نے کہا کہ بھارتی حکومت استعفیٰ دے۔ مظاہرین کی پولیس سے جھڑپیں ہوئیں۔ یرغمال مسافروں کے رشتہ داروں نے وزیر اعظم ہاؤس کے داخلی دروازے کے گرد قائم رکاوٹوں پر چڑھنے کی کوشش کی۔ خواتین نے پولیس اہلکاروں کو تھپڑ مارے۔ عورتیں روتی رہیں۔ کئی لوگ وزیر اعظم ہاؤس کے سامنے سڑک پر لیٹ گئے۔ ایک رشتہ دار نے کہا کہ کسی ایک مسافر کو بھی کچھ ہوا تو حکومتی اہلکاروں کو کتوں کی طرح پھانسی دیں گے۔ ایک یرغمالی کی بیوی نے الزام لگایا کہ بھارتی حکومت امریکی انتظامیہ کے ایما پر کام کررہی ہے امریکی چاہتے ہیں کہ افغانستان پر حملے کا جواز مل سکے۔

رہائی پر قید کو ترجیح

ہائی جیکروں نے حرکت المجاہدین کے گرفتار شدہ لیڈر مولانا مسعود اظہر کی رہائی کا مطالبہ کیا ہے۔ حرکت المجاہدین کی طرف سے ان کے حوالے سے بیان جاری کیا گیا ہے کہ میں دہشت گردی کے ذریعے رہائی پر قید کو ترجیح دوں گا۔ حرکت المجاہدین نے الزام لگایا کہ طیارے کے اغوا میں خود بھارتی حکومت ملوث ہے۔

نیپال نے بھارتی الزام مسترد کردیا

نیپال نے بھارت کا یہ الزام مسترد کردیا ہے کہ پی آئی اے کی پرواز سے اتر کر چار افراد سیدھے بھارتی فضائیہ کے طیارے کی طرف گئے اور اس میں سوار ہو گئے۔ وزیر خارجہ رام شرن نے بھارتی الزام کو ناقابل یقین قرار دیا۔

ایک بھی مسافر مارا تو حملہ کردیں گے

طالبان نے کہا ہے کہ اگر ایک بھی مسافر مارا گیا تو طیارے پر حملہ کردیں گے۔ طالبان نے یہ دھمکی اس وقت دی جب ہائی جیکروں نے بتایا کہ دو مسافروں کے ہاتھ پاؤں باندھ دیئے ہیں۔ یاد رہے کہ اس سے قبل دوران پرواز ہائی جیکر ایک مسافر کو قتل کرچکے ہیں جس کی لاش انہوں نے دوبئی کے ہوائی اڈے پر حکام کے حوالے کی تھی۔

کمانڈو ایکشن کی اجازت سے انکار

طالبان نے بھارت کو طیارے پر کمانڈو ایکشن کی اجازت دینے سے انکار کردیا ہے طالبان نے کہا کہ ہم مسافروں کی سلامتی کو اہمیت دیتے ہیں۔

ہری پور میں شیعہ سنی فساد۔15 ہلاک

ہری پور میں قبرستان میں امام بارگاہ کی تعمیر کرنے کے فیصلے کے خلاف مشتعل شخص نے جنازہ پر حملہ کرکے سپاہ صحابہ کے 13۔افراد کو ہلاک کردیا۔ اہل تشیع سے تعلق رکھنے والے افراد نے جنازے پر کلاشنکوفوں سے اندھا دھند فائرنگ کردی۔ لاشوں کے ڈھیر لگ گئے۔ 6۔افراد شدید زخمی ہوئے۔ یہ واقعہ ہری پور سے ملحقہ گاؤں سکندرپور میں پیش آیا۔

نواز شریف کو نعوذباللہ خدا سمجھ لیا

نوائے وقت کے ایڈیٹر مجید نظامی نے کہا ہے کہ مسلم لیگیوں نے نواز شریف کو نعوذباللہ خدا سمجھ لیا۔ مسلم لیگی اپنے لیڈر کا احتساب کریں۔ کیا خدا اس بات کی اجازت دے گا کہ آپ پھر برسراقتدار آئیں اور اس شخص کو خدا سمجھنا شروع کردیں۔ خواجہ رفیق کی برسی کی تقریب سے مقررین نے خطاب کرتے ہوئے فوج کے خلاف تقاریر کیں۔

نادھندگان کے خلاف آپریشن کا دوسرا مرحلہ

قومی احتساب بیورو کے احکامات پر قانون نافذ کرنے والے اداروں نے بدعنوان بیوروکریٹس' سیاستدانوں اور نادھندگان کے خلاف ملک گیر آپریشن کرکے پیر کے روز دوسرے مرحلے میں درجنوں افراد کو گرفتار کرلیا۔

ہومیو ڈاکٹر منیر احمد عباسی
کیوریٹو میڈیسن سٹور اینڈ کلینک
نزد پوسٹ آفس سکندرپورہ بازار پشاور شہر - حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہومیوپیتھک کتاب اور 117-ادویات دستیاب ہیں

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کے لئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان 212837
رہائش 212175

خوشخبری
ملکی وغیر ملکی ہومیوپیتھک ادویات' حضور ایدہ اللہ کی کتاب' 117 ہومیوپیتھک ادویات کے بکس پر احباب جماعت کیلئے خصوصی رعایت
ڈاکٹر عبدالرؤف چوہدری
کیوریٹو ہومیوپیتھک سٹور اینڈ کلینک
14 علامہ اقبال روڈ نزد الحمراء ہوہڑوالا چوک ریلوے اسٹیشن لاہور فون 6372867

وقف نو بچوں کے لئے خصوصی رعایت
عمار پوشاک
بچگانہ ریڈی میڈ گارمنٹس کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔ نیز مردانہ ڈریس پینٹ' ڈریس شرٹ' عمدہ کوالٹی میں دستیاب ہے۔
پروپرائٹر: احسان اللہ وڑائچ۔ دوکان نمبر 5'4
کشمیر پلازہ انٹرنیشنل مارکیٹ M-20 سول سنٹر ماڈل ٹاؤن ایکسٹینشن لاہور۔ فون آفس 042-5168629

البشیرز
پیج
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کیلئے
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ۔
فون 04524-510
پروپرائٹر: ایم بشیر الحق اینڈ سنز

ہمارے ہاں کوکنگ رینج' روم ہیٹر' گیزر' ہر طرح کے ڈونگی پمپ دستیاب ہیں۔ نیز ریپئرنگ کا کام بھی تسلی بخش کیا جاتا ہے۔
الفضل الیکٹرونکس
کالج روڈ نزد اکبر چوک - ٹاؤن شپ لاہور
فون آفس 042-5114822, 5118096

سیل سیل سیل
چلڈرن' بوائز' گرلز' لیڈیز اینڈ جینٹس کی منفرد اور جدید ورائٹی - نیز مخصوص لیڈیز ورائٹی پر سیل جاری ہے۔
رینبو فیشنز
ریلوے روڈ۔ بالمقابل یوٹیلیٹی اسٹور۔ ربوہ

عمیر اسٹیٹ ایجنسی پراپرٹی کنسولٹنٹس
9-ہنزہ بلاک۔ مین روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
چیف ایگزیکٹو۔ چوہدری اکبر علی
فون آفس 448406-5418406

رحمان بیٹی کی مسلسل کامیابی کے بعد قدرتی جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ
رحمان ہیئر آئل
نام ہی کافی ہے
اب آپ کے شہر میں بھی دستیاب ہے
بالوں کو مضبوط اور صحت مند بنائے - بال لمبے' گھنے اور جاذب نظر بنائے
بالوں کو سیاہ اور چمکدار بنائے - گرتے بالوں کا مکمل علاج
رحمان جنرل اسٹور
گولبازار ربوہ - فون رہائش 04524-995
فون دکان 04524-213160

گرتے بال' گنجا پن! بالچر

سر کی خشکی' سکری کو دور کر کے بالوں کو صحت مند گھنے اور لمبے کرتا ہے۔ گنجا پن اور بالچر کے لئے مفید ترین ہے	Rs. 40/-	Arnica Hair Oil
بالچر' سر' داڑھی یا مونچھوں کے بالوں میں خلا کیلئے مفید کیپسولز	Rs. 25/-	Alopecia Cure
خشکی' بالوں میں سکری کیلئے مفید کیپسولز	Rs. 25/-	Dandruff Cure
گرتے بالوں' گنجاپن' پتلے بالوں کو مضبوط گھنے اور لمبا کرنے کا کورس	Rs. 65/-	Falling Hair Course

کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل - ربوہ
فون کلینک 771-419
ہیڈ آفس 213156
سیلز 211283

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61